رجسٹرڈ ایل ۷ بسم اللہ الرحمن الرحیم یعقوب علی ایڈیٹر

نحمدہ و نصلی

الحکم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

عام قیمت سالانہ پیشگی ۱۲ عام قیمت سالانہ پیشگی ۱۲
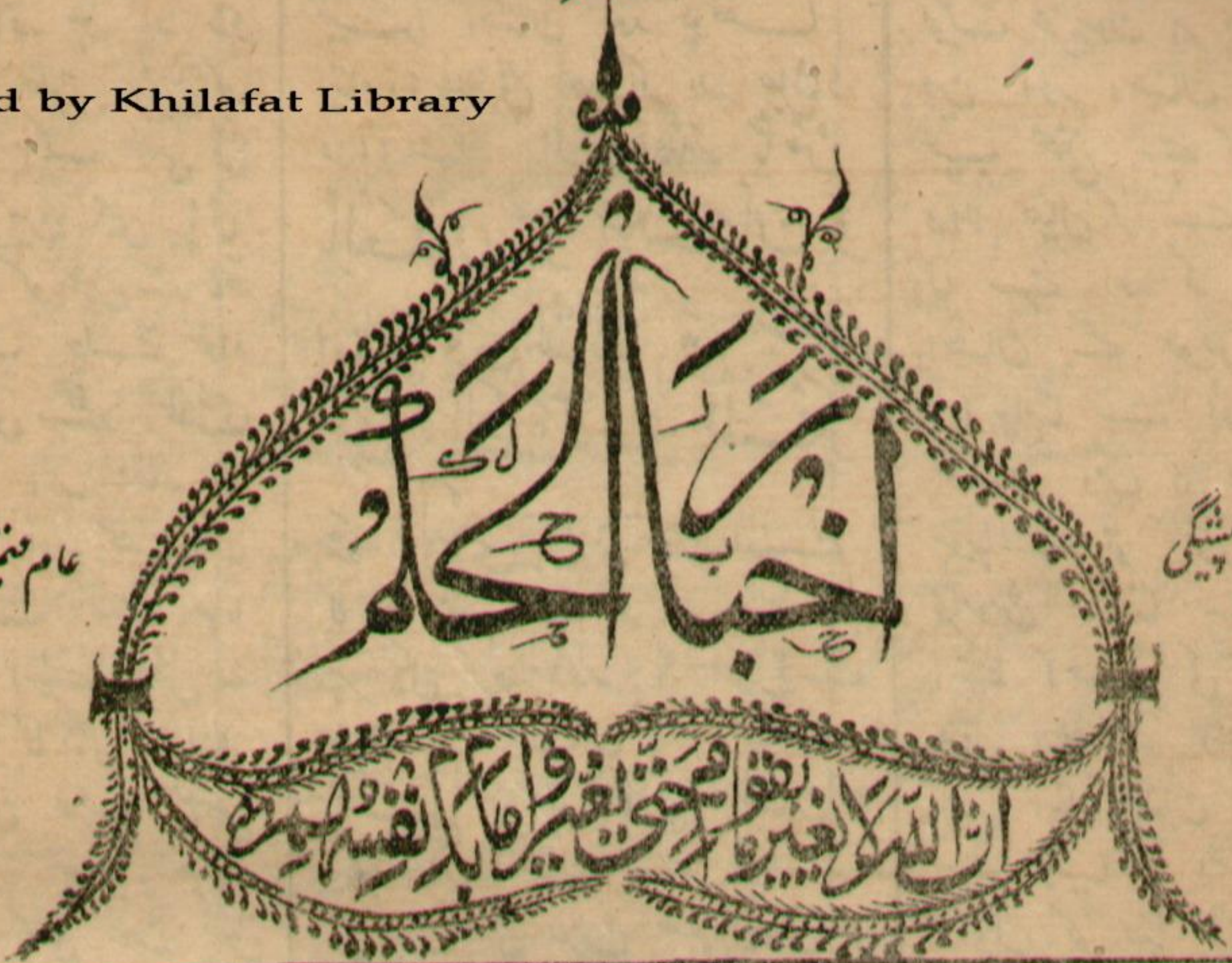
قادیان دارالامن و الامان ۳۰ نومبر ۱۸۹۹ء

عفو اور عفو کا محل

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ

یعنی نیک آدمی وہ ہیں جو غصہ کھانیکے محل پر اپنا غصہ کھا جاتے ہیں اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخش دیتے ہیں۔ بدی کی جزا اُسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو کوئی شر پیدا نہ ہوتی ہو یعنی عین عفو کے محل پر ہو نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائیگا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں۔ کہ خواہ نہ خواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا ہے۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح صرف گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔

پس جو امر محل اور موقعہ کے مناسب ہو وہی کرو۔ افراد انسانی کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے بعض لوگ کینہ کشی پر بہت حریص ہوتے ہیں یہاں تک کہ داووں پرداووں کے کینوں کو یاد رکھتے ہیں ایسا ہی بعض لوگ عفو اور درگذر کی عادت کو انتہا تک پہونچا دیتے ہیں اور بسا اوقات اس عادت کے افراط سے دیوثی تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور ایسے قابل شرم حلم اور عفو اور درگذر ان سے صادر ہوتے ہیں جو سراسر حمیت اور غیرت اور عفت کے برخلاف ہیں بلکہ نیک چلنی پر داغ لگاتے ہیں اور ایسی عفو اور درگذر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ توبہ توبہ کر اٹھتے ہیں انھیں خرابیوں کے لحاظ سے قرآن شریف میں

ہر ایک خلق کے لئے محل اور موقعہ کی شرط لگادی ہے اور ایسے خلق کو منظور نہین رکھا جو بے محل صادر ہو یاد رہے کہ مجرد عفو کو خلق نہین کہہ سکتے بلکہ وہ ایک طبعی قوۃ ہے جو بچون مین بھی پائی جاتی ہے بچہ کو جس کے ہاتھ سے چوٹ لگ جائے خواہ شرارت سے ہی لگے تھوڑی دیر کے بعد اس قصہ کو بھلا دیتا ہے اور پھر اس کے پاس محبت سے جاتا ہے اور اگر ایسے شخص نے اس کے قتل کا بھی ارادہ کیا ہو تب بھی صرف میٹھی بات پر خوش ہو جاتا ہے پس ایسا عفو کسی طرح خلق مین داخل نہین ہو گا خلق مین اسی صورت مین داخل ہو گا جب ہم اس کو محل اور موقعہ پر استعمال کرین گے ورنہ صرف ایک طبعی قوت ہو گی۔ دنیا مین بہت تھوڑے ایسے لوگ ہین جو طبعی قوت اور خلق مین فرق کر سکتے ہون ہم بار بار کہہ چکے ہین کہ حقیقی خلق اور طبعی حالتون مین یہ فرق ہے کہ خلق ہمیشہ محل اور موقعہ کی پابندی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور طبعی قوۃ بےمحل بھی ظاہر ہو جاتی ہے یون تو چار پایون مین گائے بھی بے شر ہے اور بکری بھی دل کی غریب ہے مگر ہم انکو اسی سبب سے ان خلقون سے متصف نہین کہہ سکتے کہ ان کو محل اور موقعہ کی عقل نہین دی گئی خدا کی حکمت اور خدا کی سچی اور کامل کتاب نے ہر ایک خلق کے ساتھ محل اور موقعہ کی شرط لگادی ہے۔

دوسرا خلق اخلاق ایصال خیر مین سے عدل ہے اور تیسرا احسان اور چوتھا ایتاء ذی القربٰی جیساکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یعنی خدا تعالے کا یہ حکم ہے کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کرو اور اگر عدل سے بڑھ کر احسان کا موقعہ اور محل ہو تو وہان احسان کرو اور اگر احسان سے بڑھ کر قریبون کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرنے کا محل ہو تو وہان طبعی ہمدردی سے نیکی کرو۔ اور اس سے خدا تعالے منع فرماتا ہے کہ تم حدود اعتدال سے آگے گذر جاؤ یا احسان کے بارہ مین منکرانہ حالت تم سے صادر ہو جس سے عقل انکار کرے یعنی یہ کہ تم بےمحل احسان کرو یا محل احسان کرنے سے دریغ کرو یا یہ کہ تم محل پر ایتاء ذی القربٰی کے خلق مین کچھ کمی اختیار کرو یا حد سے زیادہ رحم کی بارش کرو اس آیت کریمہ مین ایصال خیر کے تین درجون کا بیان ہے اول یہ درجہ کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کی جاوے یہ تو کم درجہ ہے اور ادنی درجہ کا بھلا مانس آدمی بھی یہ خلق حاصل کر سکتا ہے کہ اپنے نیکی کرنے والون کے ساتھ نیکی کرتا رہے دوسرا درجہ اس سے مشکل ہے اور وہ یہ کہ ابتداء آپ ہی نیکی کرنا اور بغیر کسی کے حق کے احسان کے طور پر اس کو فائدہ پہونچاتا اور یہ خلق اوسط درجہ کا ہے اکثر لوگ غریبون پر احسان کرتے ہین اور احسان مین یہ ایک عیب مخفی ہے کہ احسان کرنے والا خیال کرتا ہے کہ مینے احسان کیا ہے اور کم سے کم وہ اپنے احسان کے عوض مین شکر یا دعا چاہتا ہے اور اگر کوئی ممنون منت اس کا اس کے مخالف ہوجائے تو اس کا نام احسان فراموش رکھتا ہے بعض وقت اپنے احسان کی وجہ سے اس پر فوق الطاقت بوجھ ڈال دیتا ہے اور اپنا احسان اس کو یاد دلاتا ہے جیسا کہ احسان کرنے والون کو خدا تعالیٰ نے متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰی یعنی اے احسان کرنے والو اپنے صدقات کو جنکی صدق پر بنا چاہیئے احسان یاد دلانے اور دکھ دینے کے ساتھ برباد مت کرو یعنی صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے پس اگر دل مین صدق اور اخلاص نہ رہے تو وہ صدقہ صدقہ نہین رہتا بلکہ ایک ریاکاری کی حرکت ہو جاتی ہے۔ غرض احسان کرنے والے مین یہ ایک خامی ہوتی ہے کہ کبھی غصہ مین آکر اپنا احسان یاد بھی دلا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے احسان کرنے والون کو ڈرایا۔ تیسرا درجہ ایصال خیر کا خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ بالکل احسان کا خیال نہ ہو اور شکر گذاری پر نظر ہو بلکہ ایک ایسی ہمدردی کے جوش سے نیکی صادر ہو جیساکہ ایک نہایت قریبی مثلاً والدہ محض ہمدردی

کے جوش سے اپنے بیٹے سے نیکی کرتی ہے یہ وہ آخری درجہ ایصال خیر کا ہے جس سے آگے ترقی کرنا ممکن نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے ان تمام ایصال خیر کی قسموں کو محل اور موقعہ سے وابستہ کردیا ہے اور آیت موصوفہ میں صاف فرمادیا ہے کہ اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل پر مستعمل نہیں ہوں گی تو پھر یہ بدیاں ہوجائیں گی بجائے عدل فحشا بنجائے گا۔ یعنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورۃ ہو جائے اور ایسا ہی بجائے احسان کے منکر کی صورۃ نکل آئے گی یعنی وہ صورت جس سے عقل اور کانشنس انکار کرتا ہے اور بجائے ایتاء ذی القربیٰ کے بغی بن جائے گا یعنی وہ بے محل ہمدردی کا جوش ایک بری صورت پیدا کرے گا اصل میں بغی اس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کردے اور یا حق واجب میں کمی رکھنے کو بغی کہتے ہیں اور یا حق واجب سے افزونی کرنا بھی بغی ہے غرض ان تینوں میں سے جو محل پر صادر نہیں ہوگا وہی بہت خراب ہوجائے گی اسی لئے ان تینوں کے ساتھ موقعہ اور محل کی شرط لگادی ہے ہر جگہ یاد رہے کہ مجرد عقل یا احسان یا ہمدردی ذی القربیٰ کو خُلق نہیں کہہ سکتے بلکہ انسان میں یہ سب طبعی حالتیں اور طبعی قوتیں ہیں کہ جو بچوں میں بھی وجود عقل سے پہلے پائی جاتی ہیں مگر خُلق کے لئے عقل شرط ہے اور نیز یہ شرط ہے کہ ہر ایک طبعی قوت محل اور موقعہ پر استعمال ہو۔

خطبہ

جو حضرت مخدوم مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ایدہ اللہ بروح القدس نے ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء کے جمعہ میں پڑھا۔

وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝

ترجمہ

اور ان کے لئے بڑا بھاری نشان یہ ہے کہ ہم نے اُن کے آبا و اجداد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور اُن کے لئے ہم نے اسی جنس کی ایک چیز پیدا کی ہے جس پر سوار ہوں گے۔ اگر ہماری مشیت چاہتی تو اُن کو غرق کر دیتے اور پھر کوئی فریاد رس اُن کو بچا نہ سکتا اور نہ کسی طرح پر اپنی قوۃ بازو سے مخلصی پا سکتے۔ ہاں یہ سب کچھ ہمارا فضل اور رحمت ہے اور اس لئے ہے کہ ایک مدت تک گذارہ کریں۔

جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ بچاؤ کرلو اُن سزاؤں سے جو نقد موجود ہیں یا کچھ مدت بعد آنے والی ہیں تاکہ تم پر رحم کیا جاوے تو اس وعید کو ہنسی میں اُڑا دیتے ہیں اور یہ کچھ اسی پر موقوف نہیں بلکہ اُن کافر نعمتوں کی عادت ہوگئی ہے کہ جب کوئی نشان نازل ہوتا ہے یعنی (کوئی مامور بشیر نذیر آجاوے تو اُس کی تبشیر اور انذار سے مُنہ پھیر لیتے ہیں)

ان آیات نے خدا تعالیٰ کی مقتدر متصرف بالارادہ ہستی پر ایک زبردست دلیل بیان کی ہے۔ اور نظام نبوت کی زبردست اصل پر صاف روشنی ڈالی ہے اور ان میں مسئلہ حشر کے اسرار میں سے ایک سر کو آشکارا کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل دونو کے لئے خواہ وہ مکہ کے لوگ ہوں یا مدینہ طیبہ کے رہنے والے یہ سب سے بڑا نشان تھا کہ خدا تعالیٰ نے ایک زمانہ میں عذاب کے پانی میں ایک سرکش قوم کو غرق کردیا اور ایک مخلص اور حسن ظن اور صبر سے کام لینے والی راستباز پاک جماعت کو ایک چوبی کشتی کے ذریعہ نجات دی۔

قرآن شریف کے طرز بیان پر غور کرنے والی طبیعتیں اور اسرار کلام اللہ میں تدبر کرنے والے سلیم دل ایک لذت پاتے ہیں جب وہ آیت لہم کے لفظ پر غور کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے آیۃ لھم کہہ کر ایک عظیم الشان نشان کا پتہ دیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا وجود خدا تعالیٰ کے الغیب وجود پر ایک بیّن دلیل ہوتا ہے اُنکی زندگی کا ہر لحظہ اُن کی ہر حرکت و سکون ایک نشان متبیّن ہوتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے اور ایک

دیکھنے والی آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت ایک ممیز گورنمنٹ ہے کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ایک ہی آمر اور تفضل ایک ہی قانون اولیاء اللہ یعنی خدا تعالیٰ کے مقربین محبوبین کے لئے راحت رسان اور تسلی دہ ہے اور وہی ان کے مخالفین یعنی اعداء اللہ کے لئے ذلت اور ہلاکت کا موجب ہے اگر یہ تمیز نہ ہوتی تو حقیقت مین وجود باری عز اسمہ کا ثبوت نہ ہوتا اور دنیا مین دہریت اور مادہ پرستی کی خطرناک تاریکی پھیل جاتی

یہی ایک بات ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور سوز دل اور چشم گریان سے دعا مانگنے والون اور لقاء الٰہی کے پیاسون کو ایک خوبصورت امید دلاتی ہے اور عاصیون شریعت حقہ کے نافرمانون کے لئے خوفناک دھمکی ہے۔

سورج پرست احمق! یا آتش پرست احمق! اس نکتہ معرفت سے کب لذت پا سکتا ہے۔ مثلاً جس نے سورج کی پرستش خواہ اس کی ظاہری فوائد کو دیکھکر خواہ اس کی روشنی اور نورانیت کو دیکھ کر کی ہے اس نے اس حقیقت سے کب ضرور پایا ہے کہ آیا سورج مین تدبیر بالارادہ کی قوت اور تصرف تام کی طاقت بھی ہے یا نہین؟ کیا سورج اپنے پرستار ہی کو فوائد پہونچا سکتا اور مخصوص کر سکتا ہے؟ ہرگز نہین یا اپنے منکرون کو محروم کر سکتا ہے؟ قطعاً نہین پھر جب ایک مخلص اور منکر کے درمیان کوئی تمیز اور تخصیص نہین ہو سکتی تو ہمین بتلاؤ کہ وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جو ایسے اشیاء کی عبادت اور پرستش کی تحریک کر سکے۔

پس جس چیز نے میرے ایمان مین ایک حلاوۃ پیدا کی اور جس نے میرے غم و ہم کی گھڑیون کو مسرت و انبساط کے دراز اور غیر فانی دنون سے بدل دیا ہے وہ یہی حقیقت ہے جو خدا تعالیٰ کی متمیز گورنمنٹ کو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود سے دیکھ لیا ہان آنکھون سے دیکھ لیا ہے والحمد للہ علیٰ ذٰلک

میرے دوستو! یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور اس کے سوا نہ زمین پر نہ آسمان پر کوئی اور مدبر بالارادہ ہستی ہے جو اولیاء اور اعداء مطیع اور عاصی مین فرق کر کے قانون ممیز بنا دے

مین ایک بصیرۃ کے ساتھ کہتا ہون کہ حقیقت مین یہ ایک بڑی لذیذ راہ ہے جو سیرۃ الابیاء کے پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ ہم نے سیرۃ الابیاء کے پڑھنے سے اس راہ کا نشان پایا اور خدا کے موعود مسیح کے وجود سے اس کے آثار اور وجود کو دیکھا اور پھر اس کے طفیل سے اپنی ذات مین اس کے ثمرات کا مزہ چکھا اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم

الغرض اس مقام پر غور کرو اور سوچو کہ وہ کیا بات تھی کہ ویسی ایک طوفان سے کئی کروڑ انسان ہلاک ہوتے ہین اور چند مخلص جان نثار راستباز کا ساتھ دینے والون کا گروہ بچ جاتا ہے اسی سے خدا کی ممیز حکومت کا پتہ لگتا ہے خدا تعالیٰ نے جو اپنی اس حکیم و مجید کتاب مین یہ ذکر فرمایا ہے کیا یہ داستان ہے؟ نہین نہین ہرگز نہین بلکہ ان قصص کے اندر ہر وقت ایک متنبہ کرنے والی نصیحت اور سبق موجود ہے۔ مثلاً اسی واقعہ مین خدا تعالیٰ کے طرز حکومت امتیازی کو نہ سمجھنے والے ایک شخص کا جو اولیاء اللہ کے ساتھ سلوک الٰہی کے راز کو نہ جانتا تھا اس رنگ مین ذکر کیا ہے اور اس کے جھوٹے علم اور مادی اٹکل اور زمینی کوششون کے بیکار جانے کا حال بیان فرمایا ہے کہ اس نے کہا مین جبل (پہاڑ) کے ذریعہ بچ جاؤن گا اور دیکھون گا کہ نوح کے خدا کا زور وہان تک بھی پہونچ سکتا ہے اس شخص کے اس پہاڑ کے پناہ کے دعویٰ نے درحقیقت مادی اور محدود عقل پر ناز اور اعتماد کرنے والون کی قوت و وسعت معلومات اور تجربون کا چربہ اتار کر دکھا دیا ہے۔ مگر اس کے جواب مین عارف باللہ جو خدا تعالیٰ کے حقیقی قانون قدرت سے واقف ہے فرط رحمت سے کہتا ہے کہ اے میرے پیارے بیٹے ایسے خطرناک وقتون مین ہماری معیت اختیار کر اور خدا کے اقتدار کے منکرون کا ساتھ مت دے یہ تیرا کہنا کہ الماء (پانی) سے جبل مجھے بچا لے گا درست نہین۔ یہ معمولی پانی نہین کہ انسانی تدبیر اس کے راہ مین بند لگا سکے یہ امر اللہ ہے اور امر اللہ سے کوئی انسانی تدبیر کسی طرح بھی بچا نہین سکتی ایک ہی چیز ہے جو ایسی خوفناک گھڑیون مین حافظ و عاصم ہوتی ہے وہ اللہ کا رحم ہے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مادی پناہون پر اترانے والا بھوکی موجون کا طعمہ بنا اور رحم الٰہی کو ملجاء

و ما دا بنانے والے سلامت رہی عرب کے مشرکین بھی اپنے پرزور اور پروقت رئیسون کو جبل کہا کرتے تھے اور وہ مخالف رئیس آئمۃ الکفر ضعیف مسلمانون کے مقابل اپنے تئین الجبال کہا کرتے تھے اور یہ محاورہ ان کا درحقیقت پرانا محاورہ ہے اسی بنا پر خداوند تعالے فرماتا ہے

و تری الجبال تحسبہا جامدۃ و ھی تمر مر السحاب

یعنی ان پابرجا پہاڑون کو ہم راہ سے یون اٹھا دین گے جیسے بادل اڑتے ہین اور صاف قاع بنادین گے کہ اسلام کا ناسخ اور مانع اس دیار مین کوئی نہ رہیگا اس واقعہ اور ان الفاظ سے عبرت دلائی ہے۔ عرب کو کہ تم بھی عنقریب اپنی مخالفت کی وجہ سے تباہ ہونے والے ہو اور تمھارے جبال کچھ کام نہ آئین گے چنانچہ آخر نتیجہ یہی ہوا کہ نوح ثانی **سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم** کے اعدا اسی ہرطرح ہلاک ہوے مین نے **خلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون** مین غور کی میرے دل مین یہ بات لذت اور انکشاف سے پڑی کہ اس مین ویسی ہی دو اور عظیم الشان کشتیون کی طرف اشارہ ہے جو اسی طرح ویسی ہی وقتون مین تیار ہونے والی اور اولیاء اور اعداء مین تفریق کرنے والی ہین۔

دوسری کشتی تو نوح ثانی ہمارے سید و مولی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی جس کی طرف مین اشارہ کر آیا ہون۔

تیسری کشتی نوح ثالث مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام نے

تیار کی ہے۔ اسی تیسری کشتی اور اس کے زمانہ کی طرف حضرت **مسیح** اسرائیلی علیہ السلام نے ارشاد کیا ہے جہان اپنے دوبارہ آنے کا نشان بیان فرمایا ہے کہ جیسا **نوح** کے دنون مین ہوا ویسا ہی **ابن آدم** کا آنا بھی ہوگا کیونکہ جس طرح ان دنون مین طوفان کے پہلے کھاتے پیتے بیاہ کرتے بیاہے جاتے تھے اس دن تک کہ نوح کشتی پر چڑھا اور نہ جانتے تھے جب تک کہ طوفان آیا اور ان سب کو لے گیا یعنی ہرایک نوح کی آمد چاہتی ہے کہ اس سے پہلے زمانہ کی حالت نہایت امن اور راحت اور عیش و عشرت کی ہو اور لوگ فسق اور تن پروری کے لوازم کے استیفا کے سبب سے خدا تعالی سے قطعی غافل ہوگئے ہون۔

غرض مسیح علیہ السلام نے ان الفاظ مین اسی کشتی کی طرف ایما کرتے اور پیش گوئی فرماتی ہین اور قرآن کریم **خلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون** کہہ کر ایک زمانے کا پتہ دیتا ہے اور غرض جیسے مین بیان کرچکا ہون مسیح علیہ السلام کے وعدہ کے موافق اور قرآن کریم کی پیشگوئی کے بالکل مطابق **نوح ثالث** آگیا ہے اور اس مین ذرا بھی شک نہین کہ یہ کشتی نوح علیہ السلام کے بعد اولاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیار کی کیونکہ اس پیشگوئی کے اول اور اقدم مخاطب اور مشارالیہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہی تھے اور پھر آپ مین ہو کر اس نوح ثالث نے جو مسیح کے الفاظ مین ابن آدم یا خود مسیح اور ہمارے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مین **امامکم** یا **مسیح موعود** اور مہدی مسعود اور خدا تعالی کے الفاظ مین علاوہ ان نامون کے **نوح** ہے طیار کی ہے۔ یہ کشتی بیعت کی کشتی ہے جس کا اعلان مارچ ۱۸۸۹ء مین لودھیانہ سے دیا گیا غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر ان سب باتون مین ایک راز اور حقیقت نہ ہوتی تو کیون خود مولی کریم نے اس بیعت کی کشتی کے طیار کرنے کا حکم دیتے ہوے اس کو انہی الفاظ مین مخاطب کیا ہے۔ جن الفاظ سے **نوح** کو پکارا تھا۔

ہو سکتا تہا کہ اشتہار بیعت معمولی الفاظ مین لکھدیا جاتا کہ مجھے بیعت لینے کا حکم ہوا ہے لیکن وہ سب جنھون نے اس اشتہار کو پڑھا ہے بتلا سکتے ہین کہ اس مین وہی الہام درج ہے جو کئی ہزار برس پیشتر نوح ابن لامک کو ہوا تھا کہ ان اصنع الفلک الآیہ ای نوح ہماری وحی کے موافق اور آنکھون کے سامنے ایک کشتی طیار کر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ آدم سے لے کر اب تک یہ کشتی کی وحی تین ہی شخصون کو ہوئی ہے۔ پس کہان ہے وہ آنکھ جو اس مطابقت کو دیکھے اور کہان ہے وہ خدا ترس دل جو ان خدا کی باتون مین غور کرے۔

کیا سالہا سال اس سے پہلے یہ الہام جو براہین احمدیہ مین درج ہی

ایک عجیب شہادت نہیں ڈرو اور زبانون اور دلون کو سنبھالو کب تک ایک صادق کو نفری کہتے جاؤ گے۔

میرے دوستو جو اس فلک میں سوار ہوے ہو اس کی قدر کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرو اور ڈرتے رہو تم پر خدا کی حجت سب لوگون سے زیادہ پوری ہوگی۔

تم ہر روز نشان پر نشان دیکھتے ہو اور پھر مانتے بھی ہو چاہیے کہ تمھارے ایمان و اعمال میں بین ترقی کے آثار نمایان ہون لغویات میں اوقات ضائع نہ کرو متقین تو خدا کے نشانون کے مطالعہ سے فرصت نہیں ہونی چاہیے۔ نڈر نہ ہو کہ تم اب سوار ہوئے اب نوح طوفان کیا ہے فلا یامن من مکر اللہ الا القوم الخاسرون

اگر تقوی اللہ نہیں تو ڈر ہے کہ غیرت الٰہی تمہیں منجدھار میں کشتی سے باہر نکال پھینکے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ وَ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْن

اسماء مبائعین

(۱) غلام مصطفیٰ طالب العلم جماعت ششم بٹالہ انھون نے جو حضور مسیح علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کا عریضہ لکھا ہے اس کی نقل اس جگہ کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - بعالی خدمت حضور علیہ السلام - بعد سلام و آداب فرزندانہ غلام مصطفیٰ طالب علم جماعت ششم عرض پرداز ہے چونکہ میرا دلی مدعا ہے کہ کمترین حضور کی جماعت بابرکت میں شمار ہووے لہذا مندرجہ ذیل اشعار خدمت عالی میں ارسال کر کے اپنی بیعت اور حضور کے مسیح و مہدی وقت ہونے کا اقرار کرتا ہون براہ بندہ نوازی میری طرف سے غائبانہ بیعت قبول فرمائی جاوے

قصیدہ
بعالی خدمت حضرت مسیح علیہ السلام

ای امام وقت حاجت تھی تری آنیکی سخت
وقت پر ہی ہوگیا خالق ہی ہم پر مہربان
راہیں تیری دیکھتی تھی اور کتنی سال تھی
کرتے تھی تیری تلاش و جستجو خورد و کلان
جو نظر میں تھی دوسری قوم بس ممتاز تھی
دوسری تھی اب سمجھتی اُسکو بدتر از سگان
قوم کی کشتی پڑی تھی سخت مہلک ورطہ میں
نا کوئی تھا ناخدا اور نہ کوئی پاسبان
غیر قومون نے کیا تھا دین برحق کو ذلیل
دین بچارہ تھا تڑپتا مثل مرغ نیمجان
الغرض جب قوم کی حالت کا یہ نقشہ ہوا
پہنچی اسکی آہ و زاری از زمین تا آسمان
ہو گئین اسکی دعائین ساری مقبول خدا
تب کیا خالق نے تجھکو مہدی آخر زمان
تیری آنے سے ہوئی ہیں برکتین نازل بہت
تیری آنے سے پڑی اسلام میں دوبارہ جان
تیری آنے سے ہوئی ہے کفر کی ہلکی گھٹا
تیری آنے سے ہوئین کم جہل کی طغیانیان
تیری آنے سے بہت پہنچے ہیں ہم کو فائدے
ہو گئے ہیں راز افشا جو کہ ہوتے تھے نہان
تو نے ثابت کر دیا ہے ناصری کی موت کو
تو نے ہی باطل کیا اُس کی خدائی کا گمان
اُس کی تربت کا پتہ تو نے دیا کشمیر میں
جسکا واقف تیری برکت سے ہوا ہندوستان
جسنے ہے کشمیر کے منصب کو دگنا کر دیا
اور ہوے مشہور عالم کوچہ ہائے خانیار
تو نے نانک کو کیا ہے اہل ایمان میں شریک
تو نے ہی باندھا ہے سب سے اچھا چولا کا سمان
پیر نہ کی کچھ قدر تیری عالمان قوم نے
کرتے ہیں منسوب تجھسے سیکڑون گمراہیان
آپ کو کہنا مقدس دوسرون کو دوزخی
کیا یہی ہے مولویت کا بڑا بھاری نشان
گرچہ اُنکی زشت گوئی کی نہیں کچھ انتہا
پر ہی تیری صبر و استقلال کا پلہ گران
کیون نہ ہو تجھکو کیا خالق نے ہے عدل و حکم
گمرہو نکا رہنما و تکیہ گاہ بیکسان
تشنگان دین کو تو کوثر فردوس ہے
دشمنان دین کو خنجر تری کلک روان
سیکڑون مردہ دلو مین جان تو نے ڈالدی
چلتی اُس دلپر بہار اب جسپہ چلتی تھی خزان
کلک تیری مثل شمشیر الٰہی بن گئی
جس سے کٹ جاتی ہے ہر مخالف کی زبان
جو مقام قرب حاصل تجکو ہے روشن ضمیر
کیا قدر اُس کی کرے یہ تیرہ دل ہندوستان
گرچہ تحسین کا ہے عالم پر تجھے اُمید ہے
مجکو لائین گی تری در پر مری بیتابیان
کر جماعت میں تو اپنی مجکو بھی داخل ضرور
مین سمجھتا ہون تجھی لاریب مہدی زمان
کر دعا مین مجکو بھی شامل کہ مین بیمار ہون
کیون مسیح کے ہوتے ہون مجکو بھلا بیماریان
مصطفیٰ اب تھام لے اپنی زبان خام کو
کیونکہ تجکو امتحان کی ہیں بہت تیاریان
گر خدا نے چاہا وہ بھی وقت آئیگا ضرور
تو ہی ہو گا اور مسیح وقت والی قادیان

(۲) حسام الدین قاضی - ساکن کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ
(۳) عبد المجید صاحب (۴) عبد الحمید صاحب (۵) عبد العزیز ابنائے قاضی حسام الدین ساکن " " "
(۶) اللہ جوایا ماہی گیر " " (۷) قاضی محمد عالم صاحب انٹرینس پاس ساکن کوٹ قاضی محمد زاہد ضلع "
(۸) کریم بخش ساکن جھنگ ضلع گورداسپور حال چوکی نمبر ۱۴۷ - ضلع جھنگ ڈاکخانہ روڈی
(۹) شیر محمد سابق شیر سنگھ ولد فتح سنگھ ساکن چکوال ضلع جہلم
(۱۰) علی محمد ساکن کلو سوہل ضلع گورداسپور
(۱۱) ابراہیم " دھرم کوٹ بگہ " "
(۱۲) عبد العزیز عرف خلیفہ کالو لاہور موچی دروازہ
(۱۳) محمد اشرف ساکن بلانی ضلع گجرات
(۱۴) حاجی احمد نمبردار ساکن روانہ ضلع شاہ پور ڈاکخانہ کوٹ مومن۔

چه ہا از عنایتہا و نعمتہا حضرت باری تعالیٰ محروم شدن ترک دنیا و یاد خدا است

ترک دنیا ترک خوراک نیست
ترک دنیا ترک خوش پوشاک نیست
ترک دنیا نیست ترک مال و زر
تارکی ہے ترک فرزند و پسر
تارکی ہے ترک زن ای با ہنر
این نہ ہرگز سُنت خیر البشر
این صفات کبریا ای مہربان
از تو ناید کبریائی بیگمان
بندئی پس بندگی را چارہ کن
توبہ با حق ہمسری را چارہ کن
توبہ کن توبہ ازین امر محال
توبہ کن توبہ ازین باطل خیال
بہر خورد و نوش تو صد چیز ہا
گرد پیدا از عنایت کبریا
بہر ہر حاجت ترا ہر چیز داد
شکر حق ہر دم بگو اے بامراد
این نہ دنیا این نہ دنیا ای عزیز
بلکہ دنیا غافلی اے با تمیز
لطفہای حق مدان دنیای دون
این گرمہارا مگو دنیا زبون
در حقیقت طعنہ ہا با حق کنی
اینکہ نام لطفہا دنیا نہی
توبہ کن توبہ ازین کار قبیح
توبہ کن توبہ ز توہین صریح
بندہ را شایان نہ توہین خدا
باز گویم توبہ کن اے با صفا
اے منہ دنیا تو نام فضل ہا
نیست دنیا جود ہای خوش لقا
چیست دنیا از خدا غافل شدن
مولوی روم گفت ای جان من
پس مشو غافل ز یاد کبریا
یاد در ہر کار دار اے با وفا
یاد داری کار دل اے یار من
این نہ کار دست ای غمخوار من
باش در کار و خدا را یاد دار
دست را در کار دار و دل بہ یار
ہست بیکاری بسا بے عزتی
ہم بد خواری و از حق غافلی

دست و پایت داد مولی بہر کار
تا بدست آری تو رزق ای ہوشیار
رزق صد نوع آفریدہ بہر تو
تا کنی حاصل خوری ای نیک خو
عقل دادہ رہبرا مرد کار
نیز فہم جود ہایش را شمار
بہر شکر و ذکر ای دلبر زبان
گفتگو و ذائقہ را نیز دان
بین چہ صنعت آشکارا میکند
کے تعلقہای عالم را برد
تاج سر پا تخت خواہد ای عزیز
خواہشت صد گنج ہم ای با تمیز
سینہ شد گنجینہ مہر خدا
پس بیادش خور ہمہ النعامہا
یاد خواہد زندگی اے با تمیز
زندگی اسباب خود را ای عزیز
کار حق فہم و باد بر زن قدم
بیہدہ ہرگز مدان این منتظم
برخلاف قدرت ای دلبر مکن
برخلاف حق مگو ہرگز سخن
با تعلقہا سر نفس پلید
گر بریدی پیر باشی من مرید
حق نہ بہر تارکی اسباب داد
بلکہ تا ہر دم شوی زو بامراد
آنچہ گوئی آنکسان زینسان کنند
آنکہ بار گردن خلقت شوند
مال مردم را خورند از مکرہا
جو فروش و در جہان گندم نما
دام تزویر آنکہ قرآن را کنند
نقد ایمان را بہ شیخی ہا دہند
وصل دلبر نیست در لاف و گذاف
ای بلفاظی نہ گردد سینہ صاف
آنچہ گویند آن نہ خود ہرگز کنند
این عجب پیر مغان و رہبر اند
پیش مولی حال شان خواہی تو دید
واقفی از نعرہ ہل من مزید
تو منہ بر گام ایشان گام ہم
من نخواہم دیدنت آنجا الم
یاد کن تعلیم پاک مصطفی
آنکہ مارا شد امام و پیشوا
آنکہ تاج انبیاء و اولیاء
آنکہ ماہی چرخ عز و جاہ را

آنکہ گشتہ حجت اللہ بر زمین
کرد اتمام حجج بر جاہلین
من چہ گویم وصف آن شاہ ہدا
خود خدا او را شدہ مدحت سرا
کے پسندید این چنین او تارکی
از شہ ملک عرب گو اے اخی
او نہ مارا امر کرد اے با تمیز
در بدر ما خوار باشیم ای عزیز

گر ہمین تعلیم داد اے مہربان
صدقہ و خیرات و فطرہ یا زکوۃ
نیست در اسلام ہرگز اے اخی
امر ترک مال و زر بودی اگر
این نہ ہرگز امر رب العلمین
این نہ طرز انبیاء و صالحین
از عنایتہای رب العلمین
تو ز کہ آموختی ای مہربان
ای بہ شیخیہا چرا افتادہ
آنکہ فرعون لعین شد در جہان
یا شدہ شداد نادان بدخصال
این نمونہ ہا ترا پندی دہند
تو ز افعال بدان صد پند گیر
نیز قدر قند و شہد و نہر و نان
در چمن فانوس ہای گل ببین
گونا گون حق نور را پیدا نمود
تو جنبیان را بہ خلقتشان گذار
برخلاف شان ہمیشہ کار کن
آنچہ گوئی خوش ہمان بودی اگر
اہل عالم را چرا حق ساختی
ای چرا صد چیز ہا خوش ساختی
گرد پیدا بہر تو این چیز ہا
اختراع خود مکن حق مگو
خوش خور و خوش پوش ای لا اسکان
سیرت درویش آری با صفا
از برون چون گل نمای ہوشیار
دست و پا جنبان بجز رزق حلال
ہر یکی نعمت بخور مسکین نما
گر بانجا تارک نعمت شوی
این غضب گر نعمت مولی خوری
ہست دنیا نیست دنیا غافلی

پس چرا احکام شرعی زد میان
حکم مارا شد چرا ای خوش صفات
این چرا فرمود مارا آن نبی
پس چرا احکام دیگر ای باہنر
این نہ ہرگز گفت با ما شاہ دین
این نہ خوی رہبران قوم دین
کیست کو محروم شد ای نازنین
این نہ ہرگز سنت اسلامیان
ما بدست و ہم ما دل دادہ
یا شدہ نمرود بد ای مہربان
یا شدہ قارون بخیل بدمآل
این کجا سوی بد بہا می برند
قول لقمان ہست ای روشن ضمیر
واقف اسرار باش ای مہربان
خوشترین روئیدگی ہا ہم ببین
قدرت مولی نگر ہوشت ربود
رحمت مولی ز کارشان برار
رحمت حق را تو زمینان مکن
پس چرا حق ساختی زیر و زبر
با عنایتہا چرا بینوا اخی
آنکہ خوش خوش میخوری و میپوشی
پس مشو محروم از لطف خدا
بہر محرومی کجا شد حکم زو
تخت شاہی بر نشین ای مہربان
گرچہ بیرون صورتت باشد چو شاہ
سینہ از مہرش چو لالہ داغدار
شکر نعمتہا بگو اے باکمال
با فراغت فرض مولی کن ادا
کی بہ بخشش حصہ از رحمت بری
باز از یادش کنی پہلو تہی
یاد ہم آرش کہ انعامش خوری

غفلت از یاد ولی نعمت نہ یار ا
غافل دنیا تو دنیا دور دار

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پڑوال سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ عہ خالص ممیرہ فی تولہ عسہ مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار و نسخہ سے بچنا چاہئے

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱- مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ بال اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے -
راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم سانگلی صاحب بہادر ایم - بی ایس سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ ایک زبر علاج مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین ان مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی مین فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے صحت پائی
راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاص ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے - راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے کے لئے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے -
راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے ۱۸ مارچ ۱۸۹۹ء مین جمع کیا گیا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا